بسم اللہ الرحمن الرحیم

صداقت حضرت مسیح موعودؑ

سورج کی دلیل اس سے زبردست او رکچھ نہیں کہ خود سورج موجود ہے۔اسی طرح صادق اور راست باز کی صداقت کے دلائل میں سے ایک زبردست دلیل اس کا اپنا نفس ہے جو پکار پکار کر کہتا ہے۔کہ مجھے دیکھو اور مجھے جھوٹا کہنے سے پہلے سوچ لو کہ کیاتم مجھے جھوٹا کہہ سکتے ہو۔قر آن کریم اس حقیقت کو ان الفاظ میں بیا ن کرتا ہے۔فقد لبثت فیکم عمراً من قبلہ۔افلا تعقلون۔اس دعوی سے پہلے میں نے تمہارے اندر ایک عمر گزاری ہے۔کیا تم اس پر نظر کرتے ہوئے اس بات کو نہیں سمجھ سکتے کہ میرے جیسا انسا ن جھوٹ نہیں بول سکتا۔بلکہ جوکچھ کہہ رہا ہے۔سچ کہہ رہا ہے۔میں نے اپنی ساری زندگی تم میں گزار ی ہے۔میں چھوٹا تھا اور تمہارے ہاتھوں میں بڑا ہوا۔میں جوان تھا اور تمہارے ہاتھوں میں‌ادھیڑ ہوا۔میری خلوت و جلوت کے واقف بھی تم میں موجود ہیں۔میرا کوئی کام تم سے پوشیدہ نہیں ۔اور کوئی قول تم سے مخفی نہیں۔پھر کوئی تم میں سے ہے جو یہ کہہ سکے کہ میں نے کبھی جھوٹ بولا ہو یا ظلم کیا ہو یا فریب کیا ہو۔دوست اوردشمن سے میں نے امین و صادق کا خطاب پایا۔پھر یہ کیا بات ہے کی کل شام تک تومیں امین تھا ،صادق تھا۔راستی پر فدا تھا بلکہ راستی مجھ پر فخر کرتی تھی مگر آج ایک دن میں ایسا تغیر ہو گیا کہ میں بدتر سے بدتر اور گندے سے گندا ہو گیا۔یا تو کبھی آدمیوں پر جھوٹ نہ باندھا تھا یا اب اللہ پر جھوٹ باندھنے لگا۔

جس طرح رسول کریم ﷺ نے اپنے مخالفوں کو چیلنج پر چیلنج دیا کہ وہ آپ کی پہلی زندگی پر حرف گیری کریں۔مگر کوئی شخص آپ کے مقابلے پر نہ آیا۔اسی طرح حضرت مسیح موعودؑ نے دعوی کیا اور پھر اس دعوے کے مطابق متواتر مخالفوں کو چیلنج دیا کہ وہ آپ کے مقدس چال چلن کے خلاف کوئی بات پیش کریں۔مگر باوجود بار بار مخالفو ں کے اکسانے کے کوئی شخص آپ کے خلاف نہیں بول سکا۔پس جس طرح رسول کریم ﷺ کا نفس ناطقہ آپ کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت تھا اسی طرح مسیح موعودؑ کی پہلی زندگی آپ کی صداقت کا ثبوت ہے۔جس کا کوئی انکار نہیں کر سکتا۔

صداقت کا دوسرا معیار مدعی کے دعوی سے تعلق رکھتا ہے۔اللہ تعالی سورہ الحاقہ میں فرماتا ہے۔”اور اگر یہ شخص ہماری طرف جھوٹا الہام منسوب کر دیتا خواہ ایک ہی ہوتا تو ہم یقینا اس کو دائیں ہاتھ سے پکڑ لیتے اور اس کی رگ جان کاٹ دیتے۔سو اس صورت میں تم میں سے کوئی بھی نہ ہوتا جو اسے خدا کے عذاب سے بچا سکتا۔“

یعنی اگر یہ مدعی جھوٹا ہوتا اور جھوٹے الہام بنا کر یہ کہتا کہ یہ الہام خدا نے کیا ہے تو ہم اسے پکڑ لیتے اور جلد ہلاک کر وا دیتے۔اسے اتنی مہلت نہ دی جاتی کہ وہ لوگوں کو مسلسل گمراہ کرتا رہتا۔آنحضرت ﷺ دعوی نبوت کے بعد 23سال زندہ رہے۔حضور کی یہ زندگی اس بارے میں معیار ہے۔حضرت مسیح موعودؑ کے الہامات کا سلسلہ 43برس تک جاری رہا۔پس آپ کا اتنی مدت تک ہلاک نہ ہونا اس امر کی قطعی دلیل ہے کہ آپ بلاشبہ راست باز اور منجانب اللہ تھے۔

پھرایک اور دلیل نصرت الٰہی ہے۔خدا فرماتا ہے۔کتب اللہ لاغلبن انا و رسلی۔اللہ نے اپنی ذات پر فرض کر دیا ہے کہ وہ اور اس کے رسول ہمیشہ غالب رہیں گے۔نہ تو آپ کی ذاتی حالت ایسی تھی کہ آپ کا دعوی قبول کیا جاتا نہ آپ کا راستہ پھولوں کی سیج پر سے تھا کہ آپ کو اپنے مطلب میں کامیابی حاصل ہوتی او ر نہ وہ خیالات جو آ

پ لوگوں کے سامنے پیش کرتے تھے ایسے تھے کہ ان سے لوگوں کے خیالات کی ترجمانی ہوتی ہو کہ لوگ آپ کوما ن لیں۔پس باوجود ا ن تمام مخالف حالات کے اگر آپ نے کامیابی حاصل کی تو یہ ایک خدائی فعل تھا نہ کہ دنیاوی اور طبعی سامانوں کا نتیجہ۔

ایک اور دلیل آپ کی صداقت کی یہ ہے کہ آپ کے دشمنوں کو اللہ تعالی نے بلا استثناء اور بلا انسانی ہاتھ کی مدد کے ہلاک کیا۔حضرت مسیح موعودؑ کو بھی الہام تھا کہ انی مھین من اراد اھانتک۔میں اس کو ذلیل کروں گا جو تیری اہانت کا ارادہ بھی کرے گا۔مثلا چراغ دین جمونی،عبداللہ آتھم ،لیکھرام ،ڈاکٹر ڈوئی ،وغیرہ کو ہلاک کر کے خدا نے آپ کی صداقت پر مہر ثابت کر دی۔

ایک اور دلیل آپکی صداقت کی جو کہ ہزاروں دلائل پر مشتمل ہے۔یہ ہے کہ آپ کو اللہ تعالی نے نہایت کثرت سے اپنے غیب پر مطلع کیا تھا۔پس معلوم ہوا کہ آپ خدا کے فرستادہ تھے۔خدا فرماتاہے۔فلا یظھر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول۔یعنی وہ غیب پر کثرت سے اطلاع نہیں دیتا مگر اپنے رسولوں کو۔حضور نے اذن الٰہی سے

ہزاروں پیشگوئیاں بیان فرمائیں۔مثلاً۔طاعون کی پیشگوئی۔زار کی حالت زار۔آہ نادر شاہ کہاں گیا۔ترقی جماعت کے متعلق پیشگوئی وغیرہ کو خدا نے اپنے وقت پر پورا کیا اور حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کو چار چاند لگا دیئے۔

خدا کرے کہ ہم حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کو کل عالم میں پھیلانے والے ہوں۔آمین۔